رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر: قاضی محمد ظہور الدین اکمل — چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

جلد — ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۲۸ء ✻ ۲۶ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۷ھ — نمبر

نعت

ختم رُسل سا کوئی عالی ہمم نہ ہوگا — دُنیا میں ایسا انساں کامل اتم نہ ہوگا

بیحد ہیں تیرے احساں ہم پر اے پیارے آقا — تا حشر وصف تیرا ہم سے رقم نہ ہوگا

کیا کیا نہ دُکھ اُٹھائے دُنیا میں حق کی خاطر — تم سا جہاں میں کوئی ثابت قدم نہ ہوگا

جو بات تجھ میں ہے وہ دیکھی نہیں کسی میں — تجھ سا جہاں میں کوئی تیری قسم نہ ہوگا

حسرت ہمارے دل کی پوری نہ ہوگی ہرگز — راہِ خدا میں جبتک یہ سر قلم نہ ہوگا

دینِ خدا کی خاطر تکلیف جو سہے گا — تا حشر پھر کبھی وہ مصروفِ غم نہ ہوگا

باطل ہمارے آگے ممکن نہیں کہ آئے — سچ اور جھوٹ ہرگز یکجا بہم نہ ہوگا

اصحابِ مصطفےٰؐ سے جس کو عناد ہوگا — اُس پر خدا کا ہرگز لطف و کرم نہ ہوگا

اے زاہدو عبث ہے خلدِ بریں کی خواہش — کوچہ مرے نبیؐ کا جنت سے کم نہ ہوگا

وہ روز آرہا ہے جب اس جہاں میں حافظ — سب ہونگے آہ لیکن اک تیرا دم نہ ہوگا

[illegible]

مبارک — اُم داؤد اہلیہ سید محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل امتحان مولوی میں اوّل نمبر پر کامیاب ہوئیں۔ اس شاندار کامیابی پر صدہا مبارک ہو۔ (ایڈیٹر)

اسلامی پردہ

چہرہ پردے میں شامل ہے

آجکل پردہ کے متعلق جس طریق پر بحث کی جا رہی ہے۔ درست نہیں ہے۔ کوشش یہ کی جا رہی ہے۔ کہ قرآن کریم وہ آیت جس میں پردہ کا حکم ہے۔ اسے اور معنی پہنائے جائیں۔ اگرچہ اس آیت سے وہ بات نہیں نکلتی۔ جو نکالنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ مگر دیکھنا یہ چاہیئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسکے کیا معنی سمجھے۔ اور پھر صحابہؓ نے کیا سمجھے اور اس پر کس طرح عمل کیا۔

اسکے متعلق جب دیکھا جاتا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسوقت منہ پردہ میں شامل تھا صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے نواسہ کے لئے شادی کی تجویز کی تو ایک عورت کو بھیجا۔ کہ وہ جا کر دیکھ آئے۔ لڑکی کا رنگ کیسا ہے۔ اگر اسوقت چہرہ چھپایا نہ جاتا تھا۔ تو پھر عورت کو بھیجکر رنگ معلوم کرنیکی کیا ضرورت تھی۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے کہا۔ ام ہانی میں نے تمہیں پہچان لیا ہے اسکا مطلب یہی تھا۔ کہ چال دیکھ کر پہچان لیا ہے۔ نہ یہ کہ شکل دیکھ کر۔ کیونکہ ایسے انسان کو جو واقف ہو۔ یہ کہنا کہ میں نے تمہاری شکل دیکھ کر تمہیں پہچان لیا ہے کوئی خوبی کی بات نہیں ہے۔

اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک دفعہ اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپکی ایک بیوی آپ کے پاس آئیں۔ شام کا وقت ہوگیا۔ آپؐ انہیں گھر پہنچانے کے لئے ساتھ جا رہے تھے۔ کہ رستہ میں دو آدمی ملے۔ غالباً منافق ہونگے۔ کہ آپ نے خیال کیا۔ انکے دل میں کوئی بدظنی نہ پیدا ہو۔ آپ نے اپنی بیوی کے منہ سے پردہ ہٹا کر کہا۔ یہ میری بیوی ہے۔ جو میرے ساتھ ہے۔ اگر منہ کھلا رکھا جاتا تھا۔ تو پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اس طرح اپنی بیوی کا چہرہ دکھلانے کی کیا ضرورت ہو سکتی تھی۔

اسی طرح ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کیا۔ میں فلاں لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ مگر معلوم نہیں کیسی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ دیکھنا جائز ہے تم دیکھ سکتے ہو۔ اس شخص نے اس لڑکی کے باپ سے آکر یہ بات کہی۔ تو اس نے کہا میں اپنی لڑکی دکھانے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ یہ باتیں لڑکی بھی سن رہی تھی۔ اس نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز قرار دیا ہے تو روکا کیوں جاتا ہے۔ اگر لڑکی کھلے منہ پھرتی۔ تو اول رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور پھر لڑکی کے باپ سے کہنے کی کیا ضرورت تھی۔

اس قسم کے بہت سے واقعات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ کھلے منہ عورتیں نہ پھرتی تھیں۔ ہاں کام کے لئے باہر نکلتی تھیں۔ مردوں سے باتیں کرتی تھیں۔ جنگوں میں شامل ہوتی تھیں ✽

(امام جماعت احمدیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان ۔ مورخہ ۱۵ ؍ جولائی ۱۹۲۸ء

رحمۃ للعٰلمین

عالم نسواں کا عظیم الشان محسن (صلی اللہ علیہ وسلم)

خیالستان ۔ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا ہے جس کے لئے موضوع تقریر رحمۃ للعٰلمین عالم نسواں کا عظیم الشان محسن قرار پایا ہے

سب سے پہلے کرسی صدارت پر جو خاتون تھیں

(صدر)

بولیں :۔ خواتین ! آج سے تیرہ سو سال پیشتر اکناف عالم میں جبکہ ظلمت کفر موجزن تھی ۔ خدائے واحد کی پرستش کو چھوڑ کر ہر شخص نے اپنا الگ الگ معبود اور علیحدہ دیوتا بنا رکھا تھا ۔ ملک عرب کی قابل اکرام بستی "مکہ" میں خاندان بنو ہاشم کے ہاں عبد المطلب کے بیٹے عبد اللہ کے گھر نور محمد تنویر پذیر ہوا ۔ ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا دعائے خلیل و نوید مسیحا

پیدائش کے چند روز بعد آپ کے والد ماجد عبد اللہ فوت ہو گئے ۔ اور چھ سال کی عمر تک آپکی والدہ مکرمہ بھی انتقال فرما گئیں ۔ آپ اپنے دادا عبد المطلب کے پاس رہنے لگے ۔

آپ نے ایک عورت حلیمہ سعدیہ نامی کے دودھ سے پرورش پائی ۔ آپ تمام عمر اپنی اس رضاعی ماں کی عزت کرتے رہے اور اسکے رشتہ داروں سے آپ کا ہمیشہ اچھا سلوک رہا ۔

ایک مرتبہ آپ اپنے چچا ابو طالب کے ہمراہ تجارتی کاروبار کے سلسلہ میں ملک شام کو گئے ۔ وہاں ایک عیسائی راہب نے آپ کو دیکھ کر ابو طالب سے کہا ۔ اپنے بھتیجے کو خوب اچھی طرح حفاظت سے رکھنا بڑا ہو کر یہ عظیم الشان نبی ہو گا ۔

آپ کی طبیعت شروع سے ہی شرک سے متنفر اور بت پرستی سے بیزار تھی ۔ اور آپ اکثر "حرا" نامی غار میں جا کر عبادت الٰہی کرتے ۔ چالیس سال کی عمر میں وہیں سے خدا نے آپکو دنیا سے بت پرستی اور جہالت و ظلم کے دور کرنے اور توحید الٰہی کے قیام اور دین حنیف کی اشاعت کرنے پر مامور فرمایا ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے تیرہ سال اپنے وطن مالوف مکہ مکرمہ ہی میں درس توحید دیتے رہے ۔ لیکن وہاں جب کافروں نے آپکو سخت دق کرنا شروع کیا ۔ اور ہر طرح کی ایذائیں پہنچانے لگے تو آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی وہاں دس سال اپنا کام کر کے ۶۳ سال کی عمر میں محبوب حقیقی سے جا ملے ۔

دنیا میں ہر فرد بشر آپ کے احسانات کا مرہون منت ہے ۔ لیکن فرقہ نسواں پر بالخصوص رحمۃ للعٰلمین کے بے انتہاء احسانات ہیں ۔ لہٰذا یہ تجویز ہوئی ہے کہ

ہر ایک خاتون آج اس جلسہ میں آپ کے ایک ایک احسان کا ذکر کرے جو ہم عورتوں سے تعلق رکھتا ہو۔ اب دائیں جانب سے بہنیں باری باری بولنا شروع کریں۔

پہلی خاتون اُٹھی اور کہا:۔ خواتین! اس مجلس میں ہم سب عورتیں ہی ہیں۔ یہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عظیم الشان احسان ہے۔ اگر آپ دنیا سے لڑکیوں کو زندہ گاڑنے کی رسم کا دفعیہ نہ فرماتے تو آج عورت عنقا ہوتی۔ لہٰذا آپ ہی کے طفیل عورتیں موجود اور باعزت زندگی بسر کرتی ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

دوسری نے بیان کیا:۔ بہنو! رسول پاک صلعم نے عورت کو حیوان سے انسان۔ کنیز سے ملکہ بنا دیا۔ مردوں کو حکم دیا۔ جیسا تم کھاؤ ویسا ہی اپنی بی بی کو کھلاؤ اور جیسا لباس خود پہنو وہی اپنی بیوی کو پہناؤ۔ یہ عزت یہ مرتبت آپ کے حکم ہی سے ہے۔

تیسری نے کہا:۔ بہنو! میں کئی بچوں کی ماں ہوں میرے بچے بہت شوخ اور نافرمان تھے۔ لیکن جب سے انہیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

"جنّت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے"

معلوم ہوا ہے۔ وہ میری بہت عزّت اور فرمانبرداری کرنے لگ گئے ہیں۔ یہ آپکا بہت بڑا احسان ہے جو جنّت کے ماؤں کے قدموں کے نیچے ہونیکی اطلاع دی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چوتھی بولیں:۔ عزیزو! میں بھی اس بہن کی طرح ہوں جو ابھی بول چکی ہیں۔ بچوں کی ماں ہوں۔ لیکن ہم میاں بیوی بوڑھے ہیں۔ ہمارے بچے ہماری طرف سے بالکل لاپرواہ تھے کہ ایک روز انہیں حدیث شریف کا درس سُننے سے معلوم ہوا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "ضعیفی اور بڑھاپے میں ماں باپ کی خدمت کرنا جنّت کو پا لینا ہے"۔ اسی دن سے ہماری اولاد ہماری خبرگیری کرتی اور بہت خدمتگذار بن گئی ہے۔ یہ آپ ہی کا احسان ہے جو آپ نے والدین کی خدمت کی نصیحت اولاد کو فرمائی۔ ایک صحابی نے حضور علیہ السلام سے دریافت کیا کونسی بات خدا تعالےٰ کو زیادہ پسند ہے۔ ارشاد ہوا "نماز پڑھنا اور ماں باپ سے نیکی کرنا"۔

پانچویں خاتون نے بیان کیا:۔ میری عزیزو! مجھ سی معذور بڑھیا اس مجلس میں کبھی شریک نہ ہو سکتی اگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد والدین کے ساتھ حُسن سلوک نہ ہوتا۔ میرے بیٹے نے کبھی مجھ سے ہمدردی نہ کی تھی۔ لیکن وہ آج کہیں سے ان صحابی کا واقعہ جنہوں نے اپنی ضعیفہ ماں کو کندھوں پر اُٹھا کر سات حج کرائے تھے سُن کر آیا۔ تو بولا۔ چلئے امّاں تمہیں وہاں لے چلوں۔ لہٰذا آپ جو مجھے یہاں دیکھتی ہیں رسول پاک صلعم کے احسان عظیم سے

صلی اللہ علیہ وسلم

چھٹی بی بی بولیں:۔ بہنو! آپ جانتی ہیں کہ میری ماں مسلمہ نہیں۔ لیکن جب کبھی وہ میرے پاس ملنے آتی ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق کہ "ماں اگر مشرکہ بھی ہو تو اس سے اچھا سلوک کرو"۔ میں بوجہ اسکی بیٹی ہونیکے اسکی خدمت

کرتی ہوں۔

ساتویں نے بیان کیا۔ ہمارے ہمسایہ میں آئے دن ایک میاں بیوی میں تنازعہ رہتا۔ ظالم میاں اپنی بیوی کو اکثر بُری طرح پیٹتے۔ ایک دن بکر میاں نے انہیں سمجھایا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو۔ عورت میں کجی پسلی کے موافق ہے اگر ضرب شدید سے اسے سیدھا کیا جائے تو ٹوٹ جائیگی۔ اور فرمایا ہے کہ عورتوں کو مارنا اچھا نہیں۔ تب سے وہ میاں بیوی ایک دوسرے سے درگذر کرکے آرام سے رہتے ہیں۔

آٹھویں نے بیان کیا۔ خواتین! میرے میاں بھی پہلے حسن اخلاق سے ناواقف تھے۔ لیکن ایک دن انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان معلوم ہُوا۔ کہ کامل ترین ایمان والوں سے وہ شخص ہے جسکا خلق اچھا ہو۔ اور بہترین خلق کا مالک وہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرے۔

تو اب میرے میاں مجھ سے بہت اچھی طرح سے پیش آتے ہیں۔ آنحضرت صلعم کے احسان کے قربان جو وہ مظلوم عورت کی حمایت فرماتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وبارک وسلّم۔

نویں نے کہا:۔ بہنو! مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے محبّت آپکے اس فرمان کی وجہ سے ہے "کہ اللہ تعالٰے کی رضا کے لئے جو کچھ آدمی خرچ کرتا ہے اسکا اجر ملتا ہے۔ یہاں تک کہ جو آدمی اپنی بیوی کو خرچ دیتا ہے اسکا بھی اجر ملیگا۔ یہ آپکا کتنا بڑا احسان ہے مردوں کو بشارت دیتے ہیں کہ تمہارا اپنے بیوی بچّوں کو کھلانا بھی ثواب میں داخل ہے۔

دسویں خاتون کہنے لگی:۔ بہنو! رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "جس عورت کا خاوند اسپر خوش ہو اور وہ مرجائے تو جنّت میں جائیگی"۔ جب سے مجھے یہ معلوم ہُوا میں اپنے میاں کی خوب خدمت کرتی ہوں آپکا یہ عظیم الشان احسان ہے۔ جو عورتوں کو شوہر کی فرمانبرداری کے عوض جنّت کی خبر دی۔

گیارھویں نے بیان کیا:۔ بہنو! رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہماری ذات سے کتنی ہمدردی تھی۔ کہ آپ نے مردوں کو منع کیا "عورتوں کے گالی دینے سے" یہاں تک کہ قبحک اللہ اللہ تیرا بُرا کرے، نہ کہو۔

بارھویں نے کہا:۔ خواتین! میں ایک لاوارث بے بس وبیکس بے یار ومددگار عورت ہوں۔ میرے لئے بجز ذات خدا کے کوئی آسرا نہ تھا۔ کہ خدا کے ایک بندے کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا فرمان "کہ بیوہ عورتوں اور مسکینوں کی پرورش کا ثواب ایسا ہی ہے جیسا تمام رات عبادت میں کھڑے رہنے کا یا عمر بھر روزہ رکھنا اور جہاد کرنا"، معلوم ہُوا تو وہ رسول پاک صلعم کے اس ارشاد کے موافق میری وقتاً فوقتاً خبرگیری کرتے اور امداد دیتے ہیں۔

تیرھویں خاتون بولیں:۔ بہنو! ہم اپنے والدین کی بہت سی لڑکیاں تھیں۔ جب سے ہمارے والدین کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشاد معلوم ہُوا۔ "کہ ماں باپ کے لئے لڑکیاں دوزخ کی آگ سے پردہ ہوجائینگی۔ اور جو شخص دو لڑکیوں کی بھی پرورش

کرے وہ اور میں ان دو انگلیوں کی طرح جنت میں پاس پاس ہونگے۔" وہ ہماری پرورش اور تعلیم اپنے بیٹوں ہی کی طرح کرتے ہیں۔ یہ آپ کا کتنا عظیم الشان احسان ہے جو لڑکیوں کی پرورش میں جنت کا ملنا بتایا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

چودھویں بولی:- خواتین! میں اور میرا بھائی ہیں ہمارے والدین کافی جائداد چھوڑ گئے تھے۔ اور میرا بھائی خود انکے تمام ترکہ کا مالک بننا چاہتا تھا۔ اور کوئی قانون دنیاوی بھی مجھے مالک بننے دیتا تھا۔ کہ رسول کریم صلعم کے ذریعہ معلوم ہوا عورتوں کے لئے بھی انکے والدین کی جائداد سے حصّہ ہے۔ مَیں نے اپنا حصّہ پالیا۔ صرف رسول کریم صلعم کے طفیل۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم۔

پندرھویں نے بیان کیا:- بہنو! ہمارے ہمسایہ میں ہندو رہتے ہیں۔ مجھے بہت حیرت ہوتی ہے۔ انکے ہاں جب عورت زچگی وغیرہ ××× میں ہو۔ تو اُسے سخت ناپاک خیال کرتے ہیں۔ چالیس روز تک وہ رسوئی میں پاؤں نہیں رکھ سکتی۔ اور نہ ہی خاوند وغیرہ کوئی اسکے کمرہ میں جاسکتا ہے اور مشہور ہے کہ زچگی کی ناپاکی دُور کرنیکو اسے گائے کا پیشاب پلاتے ہیں۔ قربان رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ کے طرزِ عمل نے بتادیا۔ کہ اس ناپاکی سے عورت کا جسم ایسا ناپاک نہیں ہوتا۔ جو چھونے کے قابل بھی نہ ہو۔

سولھویں نے کہا:- ہمارے قریب عیسائی رہتے ہیں۔ لیکن میاں بیوی اپنا اپنا کھانے کماتے ہیں۔ انہیں ایک دوسرے کی کمائی سے کچھ سروکار نہیں یہ صرف رسول پاک صلعم کا ہی فرمان ہے کہ عورت کا خاوند کی جائداد میں حصّہ ہے۔ اور عورت کا مال اور اسکی کمائی اسی کی اپنی ملکیت ہے۔

سترھویں نے بیان کیا:- بہنو! رسول پاک صلعم کا کتنا عظیم الشان احسان ہے کہ مہر کو عورت کا مال قرار دیا۔ اور مردوں پر اسکا ادا کرنا فرض کردیا۔

اٹھارھویں نے بیان کیا:- بہنو! میری بہن کا ایک لڑکا تھا۔ وہ کبھی میری طرف آیا گیا نہ تھا لیکن ایک دن علی الصبح ہی آیا اور بولا۔ خالہ آجتک میں آپکی خدمت میں کبھی حاضر نہ ہوسکا۔ لیکن آج مَیں نے مولوی صاحب سے درس حدیث میں سنا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ خالہ مانند ماں کے ہے اسکی عزّت و خدمت گذاری کرو۔

لہٰذا حاضر ہوا ہوں۔ بہنو! اب وہ لڑکا میری بہت خدمت کرتا ہے صرف رسول پاک صلعم کے مذکورہ فرمان کی وجہ سے۔

اُنیسویں نے کہا:- بہنو! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سے کسقدر ہمدردی تھی۔ فرماتے۔ خاوند کے ڈر کی وجہ سے عورت روزہ میں نمک وغیرہ کا ذائقہ درست کرسکتی ہے۔

بیسویں نے بیان کیا:- بہنو! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے کتنی آسائشیں مہیا کی ہیں۔ فرماتے ہیں اگر بچہ روتا ہو اور تم نماز میں ہو تو نماز کو جلد ختم کرلو۔

اکیسویں نے کہا:- خواتین! رسول پاک صلعم کے ذریعے "مرد ہمارے لباس اور ہم انکا لباس" معلوم ہوا۔ اب کون مومن ہے جو برہنگی کو پسند کرتا ہے؟

بائیسویں خاتون نے بیان کیا:- بہنو! میں نے پڑھا ہے کہ ایک صحابی ہر وقت نمازیں پڑھنے روزے رکھنے اور گھر والوں سے انہیں کچھ سروکار نہ تھا۔ قربان رسول پاک صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم کی شان اقدس کے۔ جب آپؐ کو معلوم ہوا تو اسے فرمایا۔ تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے۔ لیکن تمہارے نفس اور تمھاری بی بی کا بھی تم پر حق ہے۔

تئیسویں بی بی نے کہا:- بہنو! ایک دن میں نے حدیث شریف میں پڑھا تھا۔ کہ کچھ آدمی باتیں کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ میں عورتوں سے کنارہ کش رہونگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے اور فرمایا۔ میں تمھاری نسبت اللہ سے بہت ڈرتا ہوں۔ لیکن عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جو میری سُنّت سے مُنہ پھیرے وہ مجھ سے نہیں۔

چوبیسویں نے بیان کیا:- بہنو! تھوڑا عرصہ گزرا کچھ بہنیں اپنی ایک ہمسائی کی نسبت سرگوشیاں کر رہی تھیں۔ لیکن وہ سُنیں اور یاد رکھیں رسول پاک صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلّم فرماتے ہیں۔ "اے مسلمان بیبیو! کوئی اپنی ہمسائی کی حقارت نہ کرے"

پچیسویں نے کہا:- حاضرات! رسول پاک صلعم کی ہم پر کتنی بڑی مہربانی ہے جو ہمیں چاندی سونے کے زیورات پہننے اور ریشم کا لباس اوڑھنے کی اجازت بخشی اور مردوں کے ساتھ ہمیں بھی ممانعت نہ ہوگی۔

چھبیسویں خاتون نے بیان کیا:- بہنو! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک موقع پر فرماتے ہیں۔ دنیا میں تین چیزیں مجھے پسند ہیں: "نماز۔ خوشبو۔ عورت"۔ اس فرمان کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے بہت محبّت ہے۔ آپؐ نے عورت کو اپنی پسندیدگی کا مرتبہ مثل نماز و خوشبو کے دیا۔

ستائیسویں نے بیان کیا:- بہنو! میرے بہت سے بچے داغ جُدائی دے گئے ہیں۔ میں بہت جزع فزع کرتی اور ہر وقت شکوہ قضا میری زبان پر رہتا۔ ایک دن میں نے سُنا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو عورت دو بچوں کے مرنے پر صبر کرتی ہے۔ قیامت کے دن وہ بچے اسکے شافع ہونگے اور وہ جنّت میں جائیگی۔ اسی دن سے میں رونا دھونا موقوف کر کے رضا برضا رہنے لگی۔ رسول پاک صلعم نے صبر کے عوض بہنو! جنّت کی بشارت دی۔

صلی اللہ علیہ وسلّم

اسکے بعد پریذیڈنٹ خاتون نے کھڑے ہو کر کہا:- حاضرات! رسول کریم صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلّم کے احسانات جو ہم عورتوں پر ہیں۔ وہ بے شمار اور لاانتہاء ہیں۔ اسوقت چند بطور نمونہ بیان کئے گئے ہیں۔ اب چونکہ دو بجنے کو ہیں اور نماز ظہر کا وقت ہو چکا ہے۔ اسلئے اجلاس برخاست کیا جاتا ہے۔ پھر کبھی کچھ اور انعامات کا ذکر جو رحمۃً للعالمین کے عالم نسواں سے تعلق رکھتے ہیں کیا جائیگا۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمدٍ وّ آلِ محمّدٍ بارک وسلّم۔

اخلاقِ نبویؐ

(گزشتہ سے پیوستہ)

حُسنِ معاملہ

آپکی مالی حالت کا یہ حال تھا کہ آپ اکثر مقروض رہے ہیں۔ حتیٰ کہ جب آپکی وفات ہوئی ہے تو آپ کی زرہ غلّہ کے عوض ایک یہودی کے ہاں گرو رکھی تھی (سبحان اللہ سارے عرب کا بادشاہ اور مقروض) اُس زمانہ میں یہودی زیادہ دولتمند ہوتے تھے ساتھ ہی یہ بہت تنگدل اور سخت گیر بھی ہوتے تھے باوجود ان باتوں کے آپ اکثر انہیں سے قرضہ لیا کرتے۔ اور آپ انکی سب بدمزاجیاں برداشت کرتے۔ ایک دفعہ ایک شخص سے کچھ کھجوریں آپؐ نے قرض لیں۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ آدمی اپنے قرضے کا تقاضا کرنیکے لئے آیا۔ تو آپؐ نے ایک انصاری سے کہا کہ اسکی کھجوریں دیدیں۔ مگر اُس آدمی نے اس عذر پر کھجوریں لینے سے انکار کر دیا کہ یہ ایسی اچھی نہیں جیسی کہ میری کھجوریں تھیں۔ تو اُس انصاری نے کہا کہ تم رسول اللہؐ کی عطا کردہ کھجوریں لینے سے انکار کرتے ہو تو اُس شخص نے کہا کہ اگر رسول اللہ انصاف اور عدل نہ کرینگے تو اور کون کریگا۔ آپؐ یہ الفاظ سُن کر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ یہ سچ کہتا ہے۔

ایک دفعہ مدینہ میں ایک چھوٹا سا قافلہ آیا اُن کے پاس ایک سُرخ رنگ کا اونٹ تھا آپؐ نے اُس اونٹ کی قیمت کرائی اور اونٹ کی مہار پکڑ کر لے آئے قافلہ والے آپسمیں لڑنے جھگڑنے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ تم نے پہلے قیمت کیوں نہ رکھوا لی۔ قافلہ میں ایک عورت بھی تھی۔ اُس نے کہا کہ فکر مت کرو اِس آدمی کا چہرہ بہت نورانی ہے یہ دغا نہیں کریگا چنانچہ آپؐ نے رات کو اُن کے لئے کھانا اور قیمت بھیجدی۔ اسی طرح ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دن ایک بدو آیا جس کا کہ آپ نے کچھ قرض دینا تھا۔ بدو اکثر وحشی مزاج ہوتے ہیں اُس نے آکر بڑی سختی اور گستاخی سے گفتگو کرنی شروع کی صحابہؓ نے اُسکو روکا اور کہا کہ تمھیں معلوم نہیں کہ کس کے ساتھ گفتگو کر رہے ہو۔ اُس نے جواب دیا کہ مَیں تو اپنا حق مانگ رہا ہوں۔ اِس پر آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو اِس کا ساتھ دینا چاہیئے تھا اُس کا حق ہے کہ وہ بولے صحابہؓ کو حکم دیا کہ اِس کا قرض ادا کردیں اور کچھ زیادہ دلوایا۔

عدل اور انصاف بہت مشکل کام ہے خاصکر اُس زمانہ کے عربوں میں جبکہ ایک کے خلاف فیصلہ ہوتا تھا تو دوسرا اُس کا دشمن بن جاتا تھا مگر۔ آنحضرتؐ کے انصاف سے ہر کوئی خوش تھا اور ہر ایک اُنکے حکم پر سرِ تسلیم خم کرتا۔ ایک دفعہ ایک عورت نے جو کہ خاندان مخزوم کی تھی چوری کی قریش کے لحاظ کی وجہ سے لوگ چاہتے تھے کہ یہ عورت سزا سے بچ جائے۔ چنانچہ حضرت اُسامہؓ بن زید جو کہ آنحضرت صلعم کے عزیز خادم تھے سفارش کرنے گئے اور معافی کی درخواست کی۔ آپؐ نے بہت غصّہ سے فرمایا کہ بنی اسرائیل پر اِسی لئے تباہی آئی کہ غرباء کو سزا دیتے اور امراء کو چھوڑ دیتے۔

حضرت سرقؓ ایک صحابی تھے ...... انھوں نے ایک بدو سے اونٹ مول لیا اور

وعدہ پر قیمت ادا نہ ہو سکی تو وہ بدو انکو پکڑ کر رسول اللہ صلعم کے پاس لے آیا آپ نے قرض ادا کرنے کو کہا انہوں نے ناداری کا عذر کیا آپ نے بدو سے کہا کہ انکو بازار میں لیجا کر بیچ ڈال چنانچہ ایک صاحب نے دام دیکر خرید کر لیا اور آزاد کر دیا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے کہ ایک آدمی آپ کے اوپر آ چڑھا۔ اُسوقت آپ کے ہاتھ میں پتلی سی چھڑی تھی۔ آپ نے جو اس چھڑی سے ہٹایا تو اُس لکڑی کے سرے سے خراش آ گئی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے بدلہ لے لو۔ اُس شخص نے کہا یا رسول اللہ صلعم میں نے معاف کیا۔

آپ نے وفات کے وقت عام مجمع میں اعلان کر دیا کہ اگر کسی کا قرض میرے ذمہ ہو یا کسی کی جان و مال کو نقصان پہنچا ہو تو اسوقت بدلہ لے لے میں حاضر ہوں صرف ایک شخص نے چند درہم کا دعویٰ کیا جو کہ دیئے گئے باقی سب چپ تھے۔ (باقی)

محترمہ بیگم اہلیہ ملک غلام احمد خاں ڈسپنسر
چک [illegible] ای براستہ ہڑپہ ضلع منٹگمری

وفات

۲۰ جولائی ۱۹۲۸ء صبح دس بجے ہماری قریبی بہن ہم سب کو داغ مفارقت دے گئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احمدی بہنوں سے التجا ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے درد دل سے دعائے مغفرت کریں۔

خاکسار غمزدہ بیکس وزیر بیگم بنت سلطان محمود اکونٹنٹ
سری نگر (کشمیر)

حفظانِ صحت

یہ مضمون عزیزہ محترمہ حمیدہ خاتون بنت مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا ہے۔ جو افسوس ۵ جولائی ۱۹۲۸ء کو عالم جاودانی ہوئیں اور میں بطور یادگار آخری اسے شائع کر رہا ہوں۔ (الحکم)

صحت نہایت قیمتی جوہر ہے۔ جس کی صحت اچھی نہیں ہے وہ دینی اور دنیاوی ترقی نہیں حاصل کر سکتا اپنے آپکو بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ جس کی صحت نہیں اچھی وہ دنیا میں تو کیا کام کریگا خدا کی عبادت بھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہر ایک انسان کو اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ہمارے ملک میں صحت کے بارے میں نہایت بے پرواہی کی جاتی ہے۔ اگر ہم بعض آسان باتوں کی پابندی کریں تو ہم تندرست رہ سکتے ہیں۔

ڈاکٹروں نے ہمارے ملک کے حالات کا مطالعہ اور تجربہ کیا ہے اور وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اگر ہم قوانین کی پابندی کریں تو اوسطاً ۲۰ سال ہماری عمر میں زیادتی ہو سکتی ہے (الّا ان یشاء اللہ) اور ان قوانین کی پابندی کرنے میں نہ ہم کو کوئی دقت ہے اور نہ ہمیں کوئی خرچ اٹھانا ہوتا ہے۔

اس مضمون میں ایسی باتیں بیان کرونگی جو بظاہر معمولی نظر آتی ہیں مگر درحقیقت حفظان صحت کے

لئے نہایت مفید ہوں گی۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ یہ باتیں عورتوں ہی سے متعلق ہیں۔ جس طرح سے یہ بات مانی گئی ہے کہ انسانی زندگی کا دارومدار غذا اور صحت پر ہے اسی طرح یہ بات بھی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ صحت کا انحصار صفائی پر ہے۔ پس انسانی زندگی کے یہ دو بڑے اصول ہیں جن سے انسان رہتا ہے اور نشوونما پاتا ہے تو یہ ضروری امر ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے سرچشمۂ حیات کو صاف اور شفاف رکھے تاکہ وہ آسانی سے رہے۔ اور ان باتوں کا خاص خیال رکھے جن سے اس کی زندگی وابستہ ہے۔

دراصل صفائی کی ذمہ وار عورتیں ہی ہیں کیونکہ ہر طرح سے صفائی عورت ہی سے وابستہ ہے جو عورت صفائی کو مد نظر رکھتی ہے اس کی اس نیک عادت سے جو زرین نتائج پیدا ہوتے ہیں اُن سے غالباً ہر فرد بشر واقف ہوگا۔ جو لوگ اپنی خوراک لباس اور گھر کی پوری صفائی رکھتے ہیں ان کی صحت بہت اچھی رہتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی پوری صفائی کا خیال رکھیں اُس لباس کا کچھ فائدہ نہیں جو کہ نہایت ہی بھڑکیلا ہو۔ مگر اسکے نیچے گند اور میلی کچیلی بنیاں یا درازہو۔

ہر مذہب میں صفائی کی تاکید ہے۔ خصوصاً اسلام میں سب سے زیادہ تاکید ہے اسلئے ہمارے لئے یہ اشد ضروری امر ہے کہ ہم مسلمان صفائی کا پورا پورا خیال رکھیں اپنے کمروں کو صاف رکھیں کھانے کے برتنوں کو صاف و شفاف کریں اور اس حالت میں انکو نہ چھوڑ دیا جائے کہ مکھیوں کو جمع ہونیکا موقع مل جائے۔ اسی طرح گھر کی نالیاں وغیرہ گندی رہیں تو ان میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جس سے وبائی امراض پیدا ہونیکا سخت خطرہ ہوتا ہے۔

یہ مضمون بہت وسیع ہے لیکن میں اسقدر قابلیت نہیں رکھتی کہ اسپر اچھی طرح روشنی ڈال سکوں (باقی آیندہ)

حمیدہ خاتون خورشید اہلیہ مولوی مطیع الرحمن صاحب بی۔ اے۔ بنگالی

وفات حضرت مسیح ناصری علیہ السلام

ہمارے غیر احمدی بھائی بدقسمتی سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں۔ مگر قرآن شریف میں ایک بھی دلیل انکے دعویٰ کی تائید میں نہیں پائی جاتی خدا تعالےٰ کے سوال پر کہ یٰعیسی ابن مریمؑ انت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ یعنی اے عیسیٰ ابن مریم کیا تُو نے لوگوں کو کہا تھا کہ تم مجھے اور میری والدہ کو اللہ کے سوا دو معبود بنالو۔ تو ان کا جواب ہوتا ہے:۔ ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم وکنت علیھم شھیدًا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ یعنی میں نے بس اُن کو وہی کہا کہ جس کا تُو نے حکم دیا تھا کہ تم اللہ کی بندگی کرو جو کہ میرا رب ہے اور تمھارا بھی رب ہے میں اِن پر نگران تھا جب تک میں ان میں رہا سو جب تُو نے میری روح کو قبض کیا تو پھر تو ہی اُن پر نگران

تھا۔ اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اقرار فرماتے ہیں کہ تثلیث پرستی کا عقیدہ میری زندگی میں نہیں پھیلا بلکہ میری وفات کے بعد پھیلا ہے اور فی زمانہ عیسائیوں کی تثلیث پرستی کوئی راز نہیں۔ بلکہ کھلی کھلی بات ہے دوسری بات یہ کہ ان کی قوم انہیں معبود قرار دیتی ہے خدا تعالیٰ اپنے کلام پاک میں اپنے سوا پکارے جانے والوں کے متعلق کہتا ہے۔ والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون امواتٌ غیر احیاءٍ وما یشعرون ایّان یبعثون۔

یعنی یہ مشرک جن لوگوں کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ ایسے ہیں کہ انہوں نے کچھ پیدا نہیں کیا بلکہ وہ پیدا کیے گئے ہیں مردہ ہیں زندہ نہیں اور نہیں جانتے کہ کب اُٹھائے جائینگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان ہی ہستیوں میں ہیں جن کو معبود مانا جاتا ہے جس بنا پر خدائے تعالیٰ اُن سے سوال کر چکا ہے اور نیز سورۂ مائدہ میں فرماتا ہے لقد کفر الذین قالوا انّ اللہ ھو المسیح ابن مریم۔ پس وہ بھی وفات یافتہ ہیں۔ انکا کہیں استثناء نہیں۔

آنحضرت صلعم کی وفات نے صحابہؓ کی کمر ہمت توڑ دی حتّیٰ کہ حضرت عمرؓ نے کہنا شروع کر دیا کہ:۔ جو آنحضرتؐ کو فوت شدہ کہیگا اسکی گردن اُڑا دونگا چنانچہ بخاری باب کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے خطبہ پڑھا جس میں بتلایا کہ جس طرح اور رسول فوت ہو چکے ہیں۔ آنحضرتؐ بھی فوت ہو گئے ہیں۔ جسپر صحابہؓ میں سے کسی نے انکار نہ کیا۔ اور حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ میں کھڑا نہ ہو سکتا تھا اور زمین پر گر گیا اور میں نے سمجھ لیا کہ آنحضرتؐ فی الواقع فوت ہو چکے ہیں۔ اگر حضرت عمرؓ یا کسی اور صحابہؓ کے ذہن میں یہ بات ہوتی کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ بجسدہ العنصری ہیں تو وہ فوراً کہدیتے کہ ابھی عیسیٰؑ بھی تو رسول تھے وہ پھر کیوں زندہ ہیں یہ آپکا کلمہ غلط ہے کہ سب رسول فوت ہو چکے ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں لیکن کسی کا ایسا نہ کہنا اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ انکے وہم میں بھی حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ نہ تھا بلکہ وہ سب رسولوں کو وفات یافتہ ہی تسلیم کرتے تھے۔ یہ وجہ ہے کہ انہوں نے سر تسلیم خم کیا اور بالکل چوں چرا نہیں کی۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار نے آسمان میں جا کر وہاں سے کتاب لانیکا نشان دکھلانے پر ایمان لانیکا اقرار کیا تو خدائے تعالیٰ نے جواب سکھلایا کہ۔ قل سبحان ربّی ھل کنت الّا بشراً رسولاً کہ میرا ربّ پاک ہے میں بندہ رسول ہوں یعنی اللہ کی قدرت میں تو کسی قسم کا نقص نہیں لیکن رسول کو آسمان پر لیجانے کی سُنّت نہیں۔ جائے غور ہے کہ آنحضرتؐ کو تو کہا جاتا ہے کہ تو ایک بشر رسول ہے اور بشر رسول آسمان پر نہیں جایا کرتے تو کیا حضرت عیسیٰؑ بشر رسول نہیں تھے جب بشر رسول تھے تو وہ کیسے جا سکتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زبردست و پیارے رسول ہو کر کیسے نہیں جا سکتے ہ

غیرت کی جا ہے عیسیٰؑ زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاں ہمارا

آخر میں میں یہ لکھ کر اپنے مضمون کو ختم کرتی ہوں خدائے تعالیٰ آنحضرت صلعم سے کہتا ہے کہ :۔

وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد افائن مت فهم الخالدون۔ یعنی تجھ سے (اے محمد صلعم) پہلے کسی انسان کو ہمیشہ کی زندگی نہیں دی کیا ہو سکتا ہے کہ تو فوت ہو جائے اور وہ زندہ رہیں۔

مسلمانو! دیکھو اللہ تعالیٰ کسقدر غیرت سے فرماتا ہے افائن مت فهم الخالدون۔ لیکن ایک تم ہو کہ عیسیٰؑ کو تو زندہ مانتے ہو مگر اس سید المعصومین کو فوت شدہ تسلیم کرتے ہو۔ استدلال صاف ہے زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ تو جو انفع الناس ہے دنیا سے رحلت کر جائے اور کوئی تجھ سے پہلے کا زندہ ہو۔ پس ثابت ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔

ہمارے غیر احمدی بھائیوں و بہنوں کو خدا تعالیٰ حق سمجھنے کی توفیق بخشے۔ آمین ۔ فقط

راقمہ۔ ظہیر النساء بیگم احمدی بنت محمد عمر صاحب

مدرس مدرسہ وسطانیہ غبڈ (دکن)

مرگی کا علاج ہمشیرہ کا لڑکا مرگی کے مرض میں مبتلا بتایا جاتا ہے کوئی مصباحی بہن علاج بتلائیں اور دعا فرمائیں۔

دوا موجود ہے زینب بی بی از ننکانہ صاحب
حشمت بیگم صاحبہ حصار تم خط و کتابت کرے دوائی مالش و کھانے کی تیار کرا دینگے۔
زینب بی بی بنت احمد الدین زرگر بنڈی حیری ڈاکخانہ سید والہ ضلع شیخوپورہ

درس زندگی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو ہماری کتب کا مطالعہ کم سے کم تین بار نہیں کرتے۔ اُن کے ایمان کا ہمیں شبہ ہے۔ یہ روایت سیرۃ المہدی مصنفہ صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب میں درج ہے۔ اسکو مدِّ نظر رکھتے ہوئے بہنیں اپنے دل کو ٹٹولیں کہ انہوں نے کہاں تک حضورؑ کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ یہ سمجھنا کہ یہ روایت صرف مردوں کیلئے ہے صحیح نہیں۔ اسلئے کہ ایمان عورتوں کیلئے بھی ویسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ مردوں کیلئے۔ اور اگر مردوں کا ایمان حضورؑ کی تصنیفات کے مطالعہ نہ کرنے سے شبہ میں پڑ جاتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ عورتیں اس امر سے مستثنیٰ ہوں۔ اور اس دَورِ جدید میں جبکہ طبقہ نسواں اپنے حقوق کا دعویدار ہے۔ ہماری ذمہ واری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ پس چاہیئے کہ بہنیں حضورؑ کی کتابوں کو پڑھیں۔ اور اپنے علم اور ایمان کو بڑھائیں۔ فی الواقع حضورؑ کی تحریر میں زندگی ہے۔ اور اگر آپ زندگی ہاں ابدی زندگی حاصل کرنی چاہتی ہیں۔ تو آپ پر لازم ہے کہ آپ مندرجہ بالا روایت پر عمل کریں۔ اگر آپ قرآن کریم کا فہم حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ اگر آپ حدیث کا علم رکھنا چاہتی ہیں۔ اور اگر آپ ایمانی۔ اخلاقی اور اعمالی کمزوریوں کو رفع کرنا چاہتی ہیں۔ تو جلد اس چشمہ آب حیات سے سیر ہوں۔ میں اپنے ذوق کے مطابق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پُرانی تحریر کا اقتباس جو آپؑ نے اپنے قوم کو مخاطب کر کے لکھی ہے درج کرتی ہوں۔ امید ہے بہنیں اور بھائی اس سے نصیحت حاصل کرینگے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

اے نادانو! خوب سمجھو۔ اور اے غافلو! خوب سوچ لو کہ بغیر سچی پاکیزگی ایمانی اور اخلاقی اور اعمالی خوبی کے کسی طرح رہائی نہیں۔ اور دوسرے جو شخص ہر طرح سے گندہ رہ کر اپنے تئیں مسلمان سمجھتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کو نہیں بلکہ وہ اپنے تئیں دھوکا دیتا ہے۔ اور مجھے اُن لوگوں سے کیا کام جو سچے دل سے دینی احکام اپنے سر پر نہیں اُٹھا لیتے اور رسول کریمؐ کے پاک جوئے کے نیچے صدق دل سے اپنی گردنیں نہیں دیتے اور راست بازی کو اختیار نہیں کرتے اور فاسقانہ عادتوں سے بیزار ہونا نہیں چاہتے اور ٹھٹھے کی مجالس کو نہیں چھوڑتے۔ اور ناپاکی کے خیالوں کو ترک نہیں کرتے۔ اور انسانیت اور تہذیب اور صبر اور نرمی کا جامہ نہیں پہنتے۔ بلکہ غریبوں کو ستاتے۔ اور عاجزوں کو دُکھ دیتے۔ اور اکڑ کر بازاروں میں چلتے اور تکبر سے کرسیوں پر بیٹھتے اور اپنے تئیں بڑا سمجھتے ہیں۔ اور کوئی بڑا نہیں۔ مگر وہی جو اپنے تئیں چھوٹا خیال کرے۔ مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں۔ اور نرم سے بات کرتے ہیں۔ اور غریبوں اور مسکینوں کی عزت کرتے ہیں۔ اور عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے ہیں۔ اور کبھی شرارت اور تکبر کی وجہ ٹھٹھا نہیں کرتے۔ اور اپنے رب کریم کو یاد رکھتے ہیں اور زمین پر غریبی سے چلتے ہیں۔ سو میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے نجات طیار ہے۔ جو شخص شرارت اور تکبر اور خود پسندی اور غرور اور دنیا پرستی اور لالچ اور بدکاری کی دوزخ سے اِس جہان سے باہر نہیں۔ وہ اس جہان سے کبھی باہر نہیں ہوگا۔ میں کیا کروں اور کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں۔ جو اس گروہ کے دلوں پر کارگر ہوں۔ خدایا مجھے ایسے الفاظ فرما اور ایسی تقریریں الہام کر جو اِن دلوں پر اپنا نور ڈالیں۔ اور اپنی تریاقی خاصیت سے اُنکے زہر کو دور کریں۔ میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے۔ کہ کبھی وہ بھی دن ہوں کہ اپنی جماعت میں ایسے لوگ دیکھوں۔ جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا۔ اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا کہ وہ ہر ایک شر سے اپنے تئیں بچائینگے۔ اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دُور جا پڑینگے۔ اور اپنے رب سے ڈرتے رہینگے۔ مگر ابھی تک بجز خاص چند آدمیوں کے ایسی شکلیں مجھے نظر نہیں آتیں۔ ہاں نماز پڑھتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ نماز کیا شے ہے۔ جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے۔ صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے۔ جیسا کہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک نہیں پہنچتا۔ صرف تقویٰ پہنچتا ہے۔ ایسا ہی جسمانی رکوع و سجود بھی ہیچ ہے جب تک دل کا رکوع و سجود و قیام نہ ہو۔ دل کا قیام یہ ہے کہ اُسکے حکموں پر قائم ہو۔ اور رکوع یہ کہ اسکی طرف جھکے۔ اور سجود یہ کہ اسکے لئے اپنے وجود سے دست بردار ہو۔ پس میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور تمام شرارتیں اور کینے اِنکے دلوں سے اُٹھا دے۔ اور باہمی سچی محبت عطا کرے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں

کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کریگا"

مبارک وہ جو اس زندگی بخش جام کو پیتے ہیں۔

خاکنشین اُم سلیم افغان سٹریٹ بورڈ والا شہر سیالکوٹ

کھانا کھانے کے آداب

کُلُوا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا

(پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو) ہر مسلم مرد عورت کا ہر عمل خواہ دینی ہو یا دنیوی جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہو عبادت ہے۔ لہذا تمام وہ آداب و اخلاق جو ہماری بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہیں۔ عبادت کے حکم میں داخل ہیں انسان کی زندگی اور وہ طاقت و توانائی جس کے بغیر کوئی عمل ممکن نہیں صرف کھانے پینے پر موقوف ہے۔ اسلئے اسکی ضرورت سے تو کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ ہاں قربان جاؤں اسلام کے جس نے ہمیں جانوروں کی طرح صرف پیٹ بھرنا نہیں بتایا۔ بلکہ ساتھ ہی یہ انمول سبق بھی دیا ہے کہ جب کھانا ہمارے سامنے آئے تو ہاتھ دھو کر نہایت ادب سے پہلے اس مالک حقیقی کو زبان دل سے یاد کریں۔ جس کے لطف و کرم نے یہ بے شمار خوش مزہ نعمتیں ہم کو عطا کیں۔ پھر اس بات کا دل سے اقرار کریں۔ جو طاقت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی غذا سے حاصل ہوگی۔ اسلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کُلُوا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا یعنی پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔

(۱) کھانے سے پہلے ہاتھ دھوؤ اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہکر شروع کرنا چاہیئے۔ اگر بسم اللہ پڑھنی یاد نہ رہے تو بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ پڑھے۔

(۲) لیٹ کر یا تکیہ لگاکر نہ کھانا پینا چاہیئے۔ کھاتے وقت آنحضرت صلعم کی نشست اکثر دو زانو ہوتی۔ یا داہنے زانو کو کھڑا رکھتے۔ اور بائیں کو بچھا کر اوپر بیٹھ جاتے۔

(۳) کھانا داہنے ہاتھ سے کھانا چاہیئے۔

(۴) لقمہ چھوٹا لینا چاہیئے۔ اور اسکو خوب چبانا چاہیئے۔

(۵) کسی کھانے کی مذمت نہ کرے۔ پسند ہو کھالے ورنہ چھوڑ دے۔

(۶) برتن کے کنارے سے کھائے۔

(۷) گرم کھانے کو منہ سے نہ پھونکنا چاہیئے۔ اور نہ پینے کے برتن میں سانس لینی چاہیئے۔

(۸) پانی داہنے ہاتھ میں لیکر بِسْمِ اللّٰہِ کہکر پینا چاہیئے۔ تین سانسوں میں پینا افضل ہے۔

(۹) جوٹھا نہ چھوڑے۔

(۱۰) برتن چاٹ کر صاف کردینا اچھا ہے۔

(۱۱) کھانے میں لوگوں کی شرکت جس قدر زیادہ ہو اچھا ہے۔ چاہے اپنے رشتہ دار ہی ہوں حضرت انس فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تنہا نہیں کھاتے تھے۔

(۱۲) کھانے کے بعد یہ دعا مانگے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ

اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ؁

(۱۳) دوسرے کے دستر خوان پر ہو۔ تو اسکا شکریہ ادا کرے۔ اور اُسکے لئے دُعا کے کلمات استعمال کرے۔

(۱۴) اثنائے طعام میں ایسی باتیں کرنی چاہیئے جن سے دل خوش ہو۔

(۱۵) بغیر بُلائے کے کسی دعوت میں نہ جائے دعوت قبول کرنا سُنّت ہے۔ خواہ امیر کی ہو یا غریب کی۔ مریض کی عیادت کرنا۔ جنازے کی شرکت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا آپ (صلعم) کو اسقدر عزیز تھا کہ بسا اوقات آپ اسکے لئے میلوں چلتے تھے قبول دعوت کیلئے نفل روزہ تک آپ توڑ دیتے تھے۔ اسلئے کہ دلوں کا خوش کرنا زیادہ افضل ہے۔ ہاں ظالم۔ بدکار۔ بدعتی اور مغرور کی دعوت آپ کبھی نہیں قبول فرماتے تھے۔ میزبان کے مکان سے بلا اجازت نہ واپس ہونا چاہیئے۔

کیا کوئی مہذب سے مہذب قوم بھی آج طعام کے آداب ان سے کچھ زیادہ بہتر پیش کر سکتی ہے؟ اگر ایسا نہیں ہے۔ تو اپنے آداب کو حقیر جان کر ہم انہیں کیوں ترک کریں۔ خدا ہم کو زمانہ کی اندھی تقلید سے بچائے۔ آمین ؛

طالب دُعا زینب بی بی از ننکانہ صاحب
ہمشیرہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب
آف کھاریاں ضلع گجرات

ادب و شفقت

(۱) ادب و شفقت دُنیا میں ایک ایسی چیز ہے جو کہ ہر ایک آدمی کو نہیں مل سکتی۔ جب تک کہ وہ کوشش نہ کرے۔ ادب و شفقت کے سامنے دنیا کی سب چیزیں ہیچ ہیں۔ ادب کے معنی ہیں تعظیم کرنا۔ اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کی کامیابی کا انحصار ادب و شفقت پر ہے۔ باادب انسان دنیا میں ہمیشہ خوش و خرم رہتا ہے! ادب یوں تو طرز دلکش۔ کسی کے اندازے اور مرتبے کے خیال اور لحاظ رکھنے کو کہتے ہیں۔ مگر عرف عام میں اپنے سے بڑے کو سلام کرنے اور اسکی تعظیم کرنیکے معنوں میں بولا جاتا ہے۔

(۲) جو انسان بڑوں کی عزت کرے۔ اور چھوٹوں عزیزوں سے شفقت و مہربانی سے پیش آئے۔ وہ جہاں بھی جائیگا۔ عزیز خلائق ہوگا۔ اور عزت پائیگا۔ چونکہ انسان فطرتاً اپنی عزت کا خود ہی خواہاں ہے۔ جو کسی کی عزت کرے گا۔ دوسرا بھی اس کی خیر سگالی اور تعریف کریگا۔

(۳) آجکل کے بعض انگریزی تعلیم یافتہ عموماً اور نوجوان خصوصاً گستاخی اور بے ادبی کو اپنا جوہر اور تعریف سمجھتے ہیں۔ اور بعض عورتوں نے تو اس گستاخی کا نام آزادی اور نئی روشنی رکھا ہے۔ اس میں تو واقعی کچھ شک نہیں کہ

آجکل پہلے کی نسبت بے شک تعلیم ترقی پر ہے۔ مگر تعلیمی عقل پر ادب و شفقت کا ہونا بھی لازمی ہے۔ اب تو یہ حال ہے۔ کہ جہاں دسویں تک پڑھیں۔ اسی وقت سے ماں باپ کا ادب بالائے طاق۔ انہی سے تکرار۔ انہی پر اعتراض کیئے جاتے ہیں۔ یہ ہرگز مناسب باتیں نہیں۔ جو ماں باپ کی عزت نہیں کرتا۔ وہ دین و دنیا میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پس ہر ایک انسان کو اپنے ماں باپ سے اور سب دوسروں سے بھی۔ ادب و شفقت۔ اور عزت و تعظیم سے پیش آنا چاہیئے۔ اور چھوٹوں عزیزوں سے ہمیشہ شفقت و حلیمی و نرمی کا سلوک چاہیئے۔ مضمون ختم کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب بہنوں کو انہی باتوں کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

امۃ العزیز احمدی بنت منشی محبوب عالم صاحب اچھوت۔ از لاہور

قرآن کو با معنی پڑھو

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

میری معزز و محترم بہنو! میں آج پہلی مرتبہ آپ کی خدمت میں مضمون لکھ رہی ہوں۔ اگر کچھ غلطی ہو تو معاف فرمائیں۔

میں نے مضمون یہ اختیار کیا ہے کہ مسلمانوں کو علاوہ دیگر تعلیم کے قرآن بامعنی پڑھنا چاہیئے کیونکہ اس میں اسلام کی حقیقت ہے اور اصل مطلب ایمان کا اسی میں ہے بے شک عربی زبان مشکل ہے لیکن

قرآن شریف کے اکثر الفاظ ایسے ہیں جو معمولی تعلیم یافتہ مسلمان کے سمجھ میں آسکتے ہیں اور جس گھر میں دینداری کا گذر ہو یعنی نماز روزہ کی پابندی ہو وہاں مفصلہ ذیل الفاظ ہر ایک کو معلوم ہوتے ہیں جیسے عبادت۔ تقویٰ۔ حمد۔ استغفار۔ مغفرت۔ ہدایت۔ صوم و صلوٰۃ۔ تکبیر۔ قیام۔ طہارت۔ قلب سلیم۔ صراط مستقیم۔ یوم الحساب۔ عمل صالح۔ اجر عظیم۔ وغیرہ وغیرہ جو روزمرہ سُننے میں آتے ہیں اور جن سے ہمارے کان آشنا ہیں۔ کلام الٰہی کے سمجھنے میں ہزاروں فائدے ہیں۔ جن کا بیان کرنا ناممکن ہے۔ ایک یہ کہ نیکوکاری کی ترغیب ملتی ہے اور بدی سے پرہیز ہو جاتی ہے اور خالق اکبر کے قدرت کے نمونے نظر آتے ہیں۔ قیامت کی مثال میں لکھا ہے کہ جیسے خشک زمین پر بارش ہوتی ہے اور اُس سے قسم قسم کے نباتات پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح مُردے بھی زندہ ہونگے اور اپنے اعمال کے موافق جزا پائینگے نیکوں کو نیکی کا بدلہ ملیگا۔ اور بُروں کو بُرائی کا۔ دیکھئے یہ کیسی عجیب مثال ہے۔ جو حکمت سے پُر ہے اور سوچنے والوں کو عمل صالح کی طرف کھینچتی ہے اسی طرح اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو آپ کو قرآن مجید با ترجمہ پڑھنے سے معلوم ہو جائینگی۔ والسلام

خاکسار قانتہ بیگم ہمشیرہ احیاء الدین صاحب
از پشاور

(بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)